سوال

(317) پہلی طلاق کے چار سال بعد رجوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست نے اپنی بیوی کو ایک سال چار ماہ قبل کاغذ پر تین بار طلاق لکھ کر بھیج دی، اس کے بعد تحریری یا زبانی کوئی طلاق نہیں دی اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے، کتاب وسنت کے حوالے سے راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں آج کل علم و عمل کے اعتبار سے دینی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ صبر و تحمل کے بجائے غصہ و اشتعال کا دور دورہ ہے۔ ذہنی پریشانیاں اس پر مستزاد ہیں۔ معمولی معمولی رنجش کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دے دینا عام معمول بن چکا ہے۔ دین سے ناواقفیت کی بنا پر اکٹھی تین طلاقیں دے دی جاتی ہیں، پھر جب غصہ دور ہوتا ہے اور جذبات ٹھنڈے پڑجاتے ہیں تو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت پیش آتی ہے، حالانکہ بیک وقت تین طلاق دینا شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاق دے ڈالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ناراضی کے عالم میں فرمایا: ''تم نے میری موجودگی میں کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنا شروع کردیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خفگی کو دیکھ کر ایک جاں نثار نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے قتل نہ کردوں۔ [نسائی، الطلاق: ۳۴۳۱]

تاہم اس انداز سے طلاق دینے میں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے دورخلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد حکومت میں ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جس کام میں لوگوں کو غوروفکر کرنے کی مہلت دی گئی تھی اس میں انہوں نے جلدبازی سے کام لینا شروع کردیا ہے، اس بنا پر ان تینوں کونافذ کردینا چاہیے، چنانچہ انہوں نے تینوں کوجاری کردیا۔'' [صحیح مسلم، الطلاق: ۳۶۷۳]

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے علامہ اسماعیلی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اجتہادی اقدام مصالح امت کے لئے تھا، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر کے آخرحصہ میں اس پرافسوس وندامت کا اظہار کیا اور خواہش فرمائی کہ کاش! میں اس طریقہ سے طلاق دینے کو حرام ٹھہرادیتا۔ [اغاثۃ اللھفان، ص: ۳۰۲، ج ۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بیک وقت تین طلاق دینے کو ایک رجعی شمار کیا جاتا تھا، جیساکہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی سانس میں تین

طلاقیں دیدیں، پھرانہیں بہت غم اورافسوس لاحق ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تونے کس طرح طلاق دی تھی عرض کیا کہ میں نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے ڈالی ہیں آپ نے فرمایاکہ ''یہ توایک طلاق ہے اگرچاہوتو بیوی سے رجوع کرکے اپنا گھر آباد کرلو۔'' چنانچہ اس نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۶۵،ج ۱]

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق یہ حدیث نص صریح کی طرح ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے جس کی اورکوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔ [فتح الباری، ص: ۳۶۲،ج ۹]

ان دلائل کی بناپرایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق ایک رجعی ہوتی ہے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ہم نہیں جانتے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی شخص نے ایک ہی وقت، ایک ہی سانس سے تین طلاقیں دیدی ہوں توآپ نے انہیں نافذکردیاہو۔'' [فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ۱۲،ج ۳۳]

طلاق رجعی کے بعد خاوند کورجوع کرنے کا حق ہے، پھر اس رجوع کی دوصورتیں ہیں:

1۔ دوران عدت تجدیدنکاح کے بغیر ہی رجوع کیا جاسکتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگران کے خاوند اس مدت میں آبادی کی نیت سے دوبارہ تعلقات استوار کرنے پرآمادہ ہوں تووہ انہیں زوجیت میں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔'' [۲/البقرہ:۲۲۸]

واضح رہے کہ یہ رجوع پہلی یادوسری طلاق کے ساتھ مشروط ہے۔ تیسری طلاق کے بعد حق رجوع ختم ہوجائے گا۔

2۔ عدت گزرجانے کے بعد تجدیدنکاح سے رجوع ممکن ہے، جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اورجب عورتوں کوطلاق دے دواوران کی عدت پوری ہونے کوآجائے توانہیں اپنے پہلے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکوجبکہ وہ معروف طریقہ سے آپس میں نکاح کرنے پرراضی ہوں۔'' [۲/البقرہ:۲۳۲]

لیکن اس تجدیدنکاح کے لئے چارچیزوں کا ہوناضروری ہے، انہیں پوراکئے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔

1۔ ازسرنوحق مہر کی تعیین۔ 2۔ گواہوں کی موجودگی۔

3۔ سرپرست کی اجازت۔ 4۔ عورت کی رضامندی۔

صورت مسؤلہ میں تین طلاق اکٹھی تحریر کی گئی ہیں۔ کتاب وسنت کے مطابق یہ ایک رجعی طلاق ہے لیکن اس تحریری طلاق پرایک سال سے زیادہ عرصہ گزرچکا ہے، اس لئے اب تجدیدنکاح سے دوبارہ گھرآباد کیاجاسکتا ہے اوریہ نکاح اسی طلاق دہندہ سے ہوگا کسی قسم کے بدنام زمانہ حلالہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایساکرنا بے شرمی اوربے حیائی ہے۔

واضح رہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کاایک رجعی طلاق کاہونااس شخص کے لئے ہے جوکتاب وسنت پرعمل کوہی اپنے لئے ذریعہ نجات خیال کرتا ہولیکن اگرصرف مطلب برآری کے لئے ایساکرناچاہتا ہے تویقیناًیہ سہولت اس کے لئے سودمند نہیں ہوگی کیونکہ یہ دنیوی مارکیٹ نہیں ہے کہ جہاں سوداسلف سستاملے وہاں سے لے لے، دین کے لئے ایسی حیلہ گری کامیاب نہیں ہوسکتی، اس لئے طلاق دہندہ کوچاہیے کہ وہ کتاب وسنت پرعمل کرنے کاعزم کرتے ہوئے اپنی بیوی سے مذکورہ شرائط کے ساتھ دوبارہ نکاح کرلے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:330